آیت: وَلاَ اَنْ تَنْکِحُوْا اَزْوَاجَہٗ

قادیانی استدلال۔ ”وَلاَ اَنْ تَنْکِحُوْا اَزْوَاجَہٗ مِنْ بَعْدِہٖ اَبَدًا“ (احزاب ۵۳) اور نہ نکاح کرو اس نبی ﷺ کی بیویوں سے اسکی وفات کے بعد کبھی بھی۔ قادیانیوں کی طرف سے سب سے زیادہ مضحکہ خیز استدلال اس آیت کی بنا پر کیا گیا ہے۔ کہ اب آنحضرت ﷺ کے بعد سلسلہ نبوت ختم ہو گیا ہے تو کوئی نبی نہ آیگا۔ نہ اسکی وفات کے بعد اس کی بیویاں زندہ رہیں گی۔ اور نہ ان کے نکاح کا سوال ہی زیر بحث آئے گا۔ اب اگر اس آیت کو قرآن مجید سے نکال دیا جائے تو کونسا نقص لازم آتا ہے ورنہ ماننا پڑتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد سلسلہ

نبوت جاری ہے۔ اور قیامت تک انبیاء کی ازواج مطہرات ان کی وفات کے بعد بیوی ہی کی حالت میں رہیں گی۔ کیوں کہ رسول اللہ کا لفظ نکرہ ہے۔ جس میں ہر رسول داخل ہے۔

جواب نمبر ۱۔ رسول اللہ کا لفظ معرفہ ہے اور یہاں بھی وہی رسول اللہ مراد ہے۔ جس کا اس سورۃ میں کئی بار ذکر آچکا ہے۔ جیسے "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ" (احزاب۔۲۱) تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ میں اسوہ حسنہ ہے "قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ" (احزاب ۲۲) مومنوں نے کہا یہی ہے جسکا اللہ نے اور اس کے رسول ﷺ نے وعدہ دیا تھا "وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ" (احزاب ۴۰) مگر اللہ کا رسول اور آخری نبی ہے "اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ" (احزاب ۲۹) اگر تم اللہ اور اس کی رسول ﷺ کو چاہتی ہو۔

اور وہی رسول اللہ مراد ہے جس کے متعلق کتب حدیث میں ہزارہا مرتبہ یہ الفاظ آئے ہیں "قال رسول اللہ ﷺ۔ کیا کوئی بندہ جاہل یہ کہہ سکتا ہے کہ قال رسول اللہ ﷺ نکرہ ہے تو اس سے مراد مرزا قادیانی ہے۔ معاذ اللہ۔

۲۔ نحو کا مسلمہ قاعدہ ہے کہ اضافت معنوی نکرہ کو معرفہ بنا دیتی ہے۔ جیسے عبد زید 'لفظ رسول' اللہ کی طرف مضاف ہو کر معرفہ ہو گیا۔ فرمایا: "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ" (فتح ۲۹)

۳۔ یہ کہنا کہ اب نبی نہ آئے گا تو اس آیت کی کیا ضرورت ہے ایسا ہی ہے جیسے کوئی یہ کہہ دے کہ آدم علیہ السلام کے بے ماں باپ یا عیسیٰ علیہ السلام کے بے باپ ہونے کا ذکر قرآن سے نکال دیئے جانے کے قابل ہے۔ کیونکہ اب کوئی اس طرح پیدا نہیں ہوتا اور نہ ہوگا۔

یا یہ کہے کہ "فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا" (احزاب ۳۷) سے ظاہر ہے کہ آئندہ رسول بھی منہ بولے بیٹے کی مطلقہ سے شادی کیا کریں گے۔ ورنہ اس آیت کو نکال دیا جائے۔

۴۔ قرآن مجید میں اس آیت کے باقی رکھنے کی ضرورت یہ تھی کہ عرب معاشرہ میں امراء کی وفات پر ان کی ازواج سے شادی کرنا فضیلت میں شمار ہوتا تھا۔ اور قرآن نے سورۃ نور میں بیواؤں سے نکاح کا حکم دیا ہے۔

قرآن نے صریح حکم دیا ہے کہ حضور ﷺ کی ازواج سے نکاح نہ کیا جائے۔ وہ آخری امہات المؤمنین ہیں اور آپ ﷺ بوجہ خاتم النبیین ہونے کے آخری "باپ" ہیں اگر

یہ حکم مذکور نہ ہوتا تو اس فضیلت کے حصول کے لئے کوشش کرتے۔ اس امت میں فتنہ وفساد پیدا ہوتا اور ازواج مطہرات کی پوزیشن بجائے امت کی معلمات دین ہونے کی معمولی بھی نہ رہتی۔ اس لئے اس تاریخی حکم کا تا قیامت باقی رکھنا ضروری تھا۔ تاکہ معلوم ہو کہ یہ خواتین مقدسہ آخری مائیں ہیں اور حضور اقدس ﷺ آخری باپ ہیں۔

۵- یہ آیت مبارکہ حضورؐ کی شان وفضیلت کا اظہار کرتی ہے جو کہے کہ اسے نکال دو۔ وہ حضور ﷺ کی فضیلت کو مٹانے والا ہے۔ اس لئے ملعون کافر جہنمی ہے۔ وہ یہود کا مثیل ہے کل ایسے خبیث کہیں گے کہ قرآن مجید سے گذشتہ انبیاء علیہم السلام کے قصص نکال دینے چاہئیں۔ کیونکہ وہ انبیاء گزر چکے ہیں۔ جیسا کہ لعین قادیانی نے کہا:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو ☆ اس سے بہتر غلام احمد ہے

(درثمین اردو، خ ص ۲۴۰ ج ۱۸، دافع البلاء) View Proof

جو ایسی بیہودہ تحریف کرے اس کے متعلق لعین قادیانی نے کہا: ''تحریف، تغیر کرنا بندروں اور سؤروں کا کام ہے''۔ (اتمام الحجت خ ص ۲۹۱ ج ۸) View Proof

سمجھتے ہیں۔ پس ہم قرآن کو چھوڑ کر اور کس کتاب کو تلاش کریں اور کیونکر اسکو ناکامل سمجھ لیں۔ خدا نے ہمیں تو یہ بتلایا ہے کہ عیسائی مذہب بالکل مرگیا ہے اور انجیل ایک مُردہ اور ناتمام کلام ہے۔ پھر زندہ کو مُردہ سے کیا جوڑ۔ عیسائی مذہب سے ہماری کوئی صلح نہیں وہ سب کا سب ردّی اور باطل ہے اور آج آسمان کے نیچے بجز فرقان حمید کے اور کوئی کتاب نہیں۔ آج سے بائیس برس پہلے براہین احمدیہ میں خداتعالیٰ کی طرف سے میری نسبت یہ الہام درج ہے جو اسکے صفحہ ۲۴۱ میں پاؤگے اور وہ یہ ہے:- ولن ترضیٰ عنک الیھود ولا النصاریٰ وخرقوا له بنین و بنات بغیر علم قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوًا احد۔ ویمکرون ویمکر اللہ واللہ خیر الماکرین۔ الفتنۃ ھٰھنا فاصبر کما صبر اولوالعزم وقل ربّ ادخلنی مدخل صدق۔ یعنے تیرا اور یہود اور نصاریٰ کا کبھی مصالحہ نہیں ہوگا اور وہ کبھی تجھ سے راضی نہیں ہونگے (نصاریٰ سے مُراد پادری اور انجیلوں کے حامی ہیں) اور پھر فرمایا کہ ان لوگوں نے ناحق اپنے دل سے خدا کیلئے بیٹے اور بیٹیاں تراش رکھی ہیں اور نہیں جانتے کہ ابن مریم ایک عاجز انسان تھا۔ اگر خدا چاہے تو عیسٰے ابن مریم کی مانند کوئی اور آدمی پیدا کردے یا اس سے بھی بہتر جیسا کہ اُس نے کیا۔ مگر وہ خدا تو واحد لاشریک ہے جو موت اور تولّد سے پاک ہے اُس کا کوئی ہمسر نہیں۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ عیسائیوں نے شور مچا رکھا تھا کہ مسیح بھی اپنے قرب اور وجاہت کے رُو سے واحد لاشریک ہے۔ اب خدا بتلاتا ہے کہ دیکھو میں اُس کا ثانی پیدا کرونگا جو اُس سے بھی بہتر ہے۔ جو غلام احمدؐ ہے یعنے احمدؐ کا غلام۔ صفحہ ۲۰

زندگی بخش جامِ احمدؐ ہے — کیا ہی پیارا یہ نامِ احمدؐ ہے
لاکھ ہوں انبیاء مگر بخدا — سب سے بڑھکر مقامِ احمدؐ ہے
باغِ احمدؐ سے ہم نے پھل کھایا — میرا بُستاں کلامِ احمدؐ ہے
ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو — اُس سے بہتر غلامِ احمدؐ ہے

یہ باتیں شاعرانہ نہیں بلکہ واقعی ہیں اور اگر تجربہ کے رُو سے خدا کی تائید مسیح ابنِ مریم سے